اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر (۸) مطبوعہ ۲۵ فروری ۱۸۹۸ء بروز جمعہ جلد ۲۶

ایڈیٹوریل نوٹس

ملکی ریفارمرنگ خیالات

بعنوان بالا مضمون میں نے اخبار انیس ہند مطبوعہ ۹ فروری میں پڑھا۔ بعض مضمون نویسوں کا یہہ شیوہ ہو رہا ہے کہ جھوٹ اور سچ کو بلا کم و کاست ملا کر جو منہہ میں آیا بے تکی ہانک دی۔ اِس کا سبب یا تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بد اخلاقی نے ایسوں کے دماغ اور ضمیر کو بالکل تاریک کر ڈالا ہے حتی کہ وہ سفید اور کالے کی تمیز نہیں کر سکتے ہیں اور یا اُنکی معلومات اِس قدر کم کی ہیں کہ اُن کو اِس امر کی مطلق خبر ہی نہیں کہ حق شناس پبلک میں اُن کے نابلد ریمارک پر کیا مضحکہ اُڑیگا۔ چنانچہ مضمون زیر ملاحظہ کی یہی حیثیت ہے۔ راقم مضمون یوں تمہید اُٹھاتا ہے۔ "اہل مغرب فی زمانہ انڈیا میں مہذب شمار کئے جاتے ہیں (یہہ ہم کو آج ہی سوجھا کہ فقط انڈیا ہی نے تہذیب کا تمغہ اہل مغرب کو عطا کیا ہے) "ہاں سچ ہے تہذیب اور تمدن کے یہی معنے ہیں کہ جب تک دل ٹھارہا میاں بیوی ایک بنگلہ میں اپنے والدین اور قریبی رشتہ داروں سے علیحدہ عیش اُڑاتے رہے" (میاں اور بیوی کا علیحدہ عیش اُڑانا واقعی راقم مضمون کے سلیقہ تہذیب کا ایک مشت نمونہ از خروارے ہے) "اور کھٹ پٹ ہونے کے بعد میاں نے اپنا رستہ لیا اور بیوی اپنے چاہتے یار کے گلے جا لگی"۔ اسی طرح تحریر کے ساتھ آگے اپنی بے حیائی کا پردہ یوں اُٹھاتے ہیں۔ "کہ مغربی لیڈیاں اُڑتی ہوئی چڑیا کو پہچانتی ہیں اُن کی شادیاں اُن کے والدین کی مرضی کے موافق نہیں ہوتیں"۔ (اب معلوم ہوتا ہے کہ راقم مضمون اپنے چار دیواری زنانخانے سے اِس امر کے دریافت کرنے کو باہر نہیں نکلا کہ یورپ کے شائستہ خاندانوں میں شادی کا کیا رواج ہوتا ہے ہم نے ایسے خاندانوں میں کوئی بھی ایسی لیڈی نہیں دیکھی جو بلا رضامندی والدین کسی آدمی کا انتخاب کرتی ہو۔ والدین لڑکیوں کی سوسایٹی میں آدمیوں کا انتخاب کرتے ہیں اور وہ ایسے اشخاص کو اُن کی سوسایٹی میں دخل دیتے ہیں جن کی ذات حمیدہ سے اُن کو پوری توقع ہے کہ اُن سے کوئی ناشائستہ حرکت عمل میں نہیں آویگی۔ اِس کے علاوہ لڑکیوں کی نگرانی کی جاتی ہے اور سوسایٹی میں کوئی نہ کوئی قریبی رشتہ دار اُن کے ہمراہ ہوتا ہے۔ باقی رہا یہہ کہ بہت شادیاں بلا رضامندی والدین بھی ہوتی ہیں تو یہہ رسم کا قصور نہیں ہے بلکہ کسی کسی خاندان میں تعلیم کا قصور ہے۔ اور یہہ نقص ہر ایک قوم میں پایا جاتا ہے۔

آگے چلکر مستورات کی آزادی پر کچھ دھبہ لگایا ہے۔ راقم مضمون تعلیم کے معنوں سے ناآشنا معلوم ہوتا ہے۔ مکمل تعلیم نہ صرف دماغ کو منور کرتی ہے بلکہ اخلاق اور تمدن کو مصفا کرتی ہے۔ جہاں تعلیم کامل تمدن اور اخلاق کے ساتھ پورا پورا ہے وہاں پابندی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آدمی اور عورت آزادی سے آپس میں ملتے ہیں کیونکہ اُن کی تعلیم مکمل ہے۔ یہاں آزادی نہیں ہے کیونکہ تعلیم نامکمل ہے۔ اخلاق اور تمدن صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ لہذا تعلیم کی موجودہ نامکمل حالت میں ہندوستان کے لئے زنان خانے کی قید کسی قدر ضروری ہے مگر یہہ حسنات میں داخل نہیں بلکہ نقائص ہیں۔ آگے چلکر بہتان پر زیادہ ملمع چڑھایا ہے یہہ کہکر

(سلسلے کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲ کالم اول)

نُور اَفشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر
پادری۔ ایچ۔ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب۔ } ایسوشیٹ ایڈیٹرز
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب

جنگِ حسنہ

حصّہ دوم

ماہیت اِس جنگ کی عجیب وغریب ہے جو ذیل میں درج کیجاتی ہے۔ یہہ جنگ روحانی ہے جیسا مرقوم ہے "کیونکہ ہمیں خون اور جسم سے کُشتی کرنی نہیں بلکہ حکومتوں سے اور ریاستوں سے اور اِس دنیا کی تاریکی کے اقتداروالوں سے اور شرارت کی روحوں سے جو افلاک کی مکانوں میں ہیں"۔ افسیوں کو ۶ باب ۱۲ آیت۔

اِس جنگ کا مفصل اور عمدہ بیان کتاب مسمّی بہ "جنگ مقدس" میں موجود ہے جو چھپ چکی ہے اِس کتاب کا غور سے مطالعہ کرکے حظ اُٹھائیے مگر ہم کامل یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک صادق مسیحی سپاہی اِس مقدس جنگ کا تجربہ ہر روز بلکہ ہر لحہ اپنے اندر اور اپنے باہر کررہا ہے جو کچھ مصنفِ کتاب ہذا نے لکھا اپنے تجربہ سے لکھا جس کی بنا بائبل میں موجود ہے یعنے اصول اس جنگ کے خدا کے کلام میں الہام سے درج کئے گئے اور عمل ہر ایک مسیحی سپاہی کی روح میں ہو رہا ہے تھیوری (Theory) بائبل میں موجود ہے مگر عمل (Practice) عاملیوں پر منحصر ہے۔

سب سے پہلے یہہ اظہار لازمی معلوم ہوتا ہے کہ منجملہ اُن برکات کے جو ہر ایک صادق مسیحی سپاہی کو خداوند یسوع اِس مقدس جنگ کے سپہ سالار سے حاصل ہوتی ہیں ایک خاص برکت جسکے بغیر اِس جنگ میں داخل ہونا محال ہے بلکہ جس کی عدم موجودگی میں شکست لاحق ہوتی ہے یہہ ہے۔ **اخلاقی جرأت** یعنے روحانی شجاعت۔ دل کی دلیری (Moral courage) یہہ وصف اِس جنگ کے آغاز سے آخر تک نہایت ضروری ہے۔ اِس کے بغیر مسیحی سپاہی کچھ نہیں کرسکتا۔ خداوند یسوع اپنے تمام پیرووں سے یہہ وصف طلب کرتا ہے بلکہ یوں کہیں تو بہتر اور زیادہ حق کے نزدیک ہے کہ اُن کو یہہ وصف۔ یہہ برکت پہلے خود عطا فرماتا اور پھر اُن کو کہتا کہ اِس نعمت کو استعمال سے بڑھاؤ۔ میں بہت چاہتا ہوں کہ تم اِس وصف سے بھرپور رہو۔ اِس کے بغیر کوئی سپاہی کامیاب نہ کبھی ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل مقامات اصول الہامی ہیں "پر میں تمہیں جو میرے دوست ہو کہتا ہوں کہ اُن سے جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور بعد اُس کے کچھ اور کر نہیں سکتے مت ڈرو۔ لیکن میں بتاتا ہوں کہ کس سے ڈرو۔ اُس سے ڈرو جس کو قتل کرنے کے بعد اختیار ہے کہ جہنم میں ڈالے ہاں میں تمہیں کہتا ہوں کہ اُسی سے ڈرو۔ کیا دو پیسے پر پانچ گوریا نہیں بکتیں۔ پر کسی کو اُن میں سے خدا بھولا نہیں۔ بلکہ تمہارے سر کے بال بھی گنے ہیں پس مت ڈرو۔ تم بہت گوریوں سے بہتر ہو۔ اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی آدمیوں کے آگے میرا اقرار کرے ابنِ آدم بھی خدا کے فرشتوں کے آگے اُس کا اقرار کریگا۔ پر جس نے آدمیوں کے آگے میرا انکار کیا ہے خدا کے فرشتوں کے آگے اُس کا انکار ہوگا۔ اور جب وے تم کو عبادت خانوں اور حاکموں اور اختیار والوں کے پاس لے جائیں تو فکر نہ کرو کہ کیا یا کیا جواب دوگے یا کیا کہوگے۔ کیونکہ روحِ قدس اُسی گھڑی تمہیں سکھا دیگی کہ کیا کہنا چاہیئے"۔ لوقا ۱۲ باب ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱ و ۱۲ آیات۔

سوال

کیا اِس جنگ میں داخل نہ ہونے کی یا داخل ہو کے پس پا ہونے اور شکست کھانے اور جنگ کے مالک کے دفتر سے نام کٹانے کی خاص وجہ یہی نہیں کہ لوگ مذکورہ بالا اصول پر غور نہیں کرتے اور مرنے تک اُن پر عمل کرنے کا مصمم ارادہ نہیں رکھتے؟ راقم تو پہلے اپنے تجربہ سے اور پھر ۱۳ برس کے عرصہ میں ہزاروں اشخاص سے گفتگو کے بعد صاف صاف کہہ سکتا ہے کہ بیشک یہی وجہ ہے یعنے لوگوں کے دل میں خدا کا خوف نہیں جو بدن کو قتل کرنے کے بعد روح کو جہنم میں ڈال سکتا ہے بلکہ دنیا کا۔ ماں باپ کا۔ رشتہ داروں کا۔ حاکموں کا۔ دوستوں کا عزت کا۔ علم کا ذخیرہ وغیرہ کا خوف موجود ہے اور وے اس مقدس جنگ میں جو جنگِ حسنہ ہے داخل ہونے یعنے خداوند مسیح سپہ سالار کا اقرار کرنے سے اور یہہ بھی کہ اقرار کرنے کے بعد مرنے تک ایماندار۔ قایم اور مستقل رہنے سے بے نصیب۔ محروم اور بے بہرہ رہ جاتے ہیں۔ یہہ ہمارے جانی دشمن مخالف سپہ سالار کا او[...] مضبوط قلعہ ہے۔ جو اُس نے ہر ایک آدم زاد کے د[...] کے اندر پختہ طور سے تعمیر کر رکھا اور جس کی حفاظت اُ[...] نے بہت سے افسروں اور سپاہیوں کے حوالہ اور[...] کر رکھی ہے۔ اِس مضبوط قلعہ کو گرانا اور نابود کرنا مسیحی[...] کا اول کام ہے اور بعد میں جنگ کا جوش وخروش اور سرگ[...] نظر آتی ہے مگر فتح یقینی ہے۔

ہتیار اِس مقدس جنگ کے بھی روحانی اور [...] ہیں اور بنانے والا اُن کا وہی ہمارا سردار اور سپہ س[...] خداوند یسوع مسیح ہے جس نے خود پہلے اُن ہتیاروں کو[...]

اور آزمایا اور استعمال کیا اور اِس جنگ میں کامیاب اور غالب اور فاتح ثابت ہوا اور باپ کے آرام اور جلال میں داخل ہوا۔ اُن کا ذکر الہام کے کلام میں یوں مرقوم ہے "باقی اے میرے بھائیو خداوند اور اُس کی قدرت کی قوت میں زور آور ہو۔ خدا کے سارے ہتیار باندھو تاکہ تم شیطان کے منصوبوں کے مقابل قایم رہ سکو۔ کیونکہ ہمیں خون اور جسم سے کُشتی کرنی نہیں بلکہ حکومتوں سے اور ریاستوں سے اور اِس دنیا کی تاریکی کے اقتدار والوں سے اور شرارت کی روحوں سے جو افلاک کی مکانوں میں ہیں۔ اِس واسطے تم خدا کے سارے ہتیار اُٹھا لو تاکہ تم بُرے دن میں مقابلہ کر سکو اور سب کاموں کو انجام دے کے قایم رہ سکو۔ اس لئے تم اپنی کمر سچائی سے کس کے اور راستبازی کا بکتر پہن کے اور پاؤں میں صلح بخشنے والی انجیل کی چالاکی کا جوتا باندھ کے اور اُن سب کے اُوپر ایمان کی سپر لگا کے جس سے تم اُس شریر کے سارے جلتے تیروں کو بجھا سکو قایم رہو۔ اور نجات کا خود اور روح کی تلوار جو خدا کا کلام ہے لو۔ اور کمال آرزو اور منت کے ساتھ ہر وقت روح میں دعا مانگو اور اُس کے لئے سب مقدسوں کے واسطے نہایت مستعد ہو کے اور منت کر کے جاگتے رہو۔" افسیوں کو ۶ باب ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸ آیات۔

نہایت غور طلب بات ہے کہ ہمارے سپہ سالار نے سات ہتیار خود استعمال کئے اور غالب ہوا اور ہر ایک مسیحی سپاہی کے لئے حکم ہے کہ اُن ساتوں کو پہنے اور کام میں لاوے پھر کیا ممکن ہے کہ غلبہ اور فتح حاصل نہ ہو۔

(۱) سچائی کی پیٹی (۲) راستبازی کا بکتر۔ (۳) صلح بخشنے والی انجیل کی چالاکی کا جوتا۔ (۴) ایمان کی سپر۔ (۵) نجات کا خود۔ (۶) روح کی تلوار جو خدا کا کلام ہے۔ (۷) روح میں دعا۔

واضح ہو کہ سات کا عدد الہام کے کلام میں کاملیت پر دال ہے۔ لہذا وہ مسیحی سپاہی جو اِن ساتوں ہتیاروں سے مسلح ہو کامل مسلح ہے اور ہرگز ہرگز اُس کے سامان جنگ میں نقص نہیں۔ پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ اُس کو فتح اور غلبہ نہ ہو۔

ہم طوالت کے خوف سے علیحدہ علیحدہ فرداً فرداً مذکورہ بالا ہتیاروں کی تشریح نہیں کر سکتے بشرط فرصت پھر کبھی کچھ اُن کی نسبت تحریر کریں گے۔ یہاں صرف اتنا کہنا کافی ہو گا کہ کامل خدا نے کامل اسلاح تیار کیا اور ہمارا سپہ سالار اِن کامل ہتیاروں کو پہن اور استعمال کر کے کامل ہوا اور شیطان پر غالب ہوا اور ہر ایک مسیحی سپاہی اِن کامل ہتیاروں کو پہن اور استعمال کر کے فرد کامل اور غالب ثابت ہو گا۔

اِس مقدس جنگ میں مسیحی سپاہی کے تین سخت دشمن ہیں جن سے جنگ کرنا اور اُن پر غالب ہونا ضروری امر ٹھہرایا گیا ہے کیونکہ جتنے ایماندار سپاہی اِس جنگ میں مصروف ہوئے اور غالب ہو کر آرام اور جلال میں داخل ہو چکے ہیں سب کے سب کو اِنہیں تینوں مخالفوں سے لڑنا پڑا بلکہ ہمارا سردار خداوند یسوع بھی اِنہیں تینوں دشمنوں سے لڑ کر اور غالب ہو کر خدا باپ کے آرام اور جلال میں جا پہنچا ہے۔

اوّل دشمن شیطان ہے۔ یہہ دشمن بڑا سخت اور زور آور اور فریبی ہے اور اُس کے حملوں سے بچنا بہت ہی مشکل ہے چنانچہ کلام میں مرقوم ہے "اور اپنی ساری فکر اُس پر ڈال دو کیونکہ اُس کو تمہاری فکر ہے۔ ہوشیار اور بیدار رہو کیونکہ تمہارا مخالف شیطان گرجنے والے ببر کی مانند ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے۔ تم ایمان میں مضبوط ہو کر اُس کا مقابلہ کرو۔" ۱۔ پطرس ۵ باب ۷، ۸، ۹ آیات۔

"شیطان کا سامنا کرو اور وہ تم سے بھاگ نکلیگا" یعقوب کا ۴ باب ۸ آیت۔

اگرچہ ہمارا مخالف شیطان نہایت سخت فریبی اور زور آور اور ہمیشہ جلتے تیر چلاتا ہے اور مقدس سپاہیوں کو زخمی کرتا مگر صاف طور سے لکھا ہے کہ اگر ہم کامل اسلاح سے مسلح ہو کر اور اپنے سردار کی مدد پا کر اُس کا سامنا کریں تو وہ ضرور ہم سے بھاگ نکلیگا اور ہم غالب اور فاتح ہونگے۔

دوم دشمن۔ دنیا ہے۔ یعنے "ممون" جو خدا کے مخالف ہے چنانچہ مرقوم ہے "کوئی نوکر دو خاوندوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ اِس لئے کہ یا ایک سے دشمنی کریگا اور دوسرے سے دوستی یا ایک کو مانیگا اور دوسرے کو ناچیز جانیگا۔ تم خدا اور ممون دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔" لوقا ۱۶ باب ۱۳ آیت۔

"کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا کی دوستی خدا کی دشمنی ہے۔ پس جو کوئی دنیا کا دوست ہوا چاہتا ہے وہ آپ کو خدا کا دشمن ٹھہراتا ہے۔" یعقوب کا ۴ باب ۴ آیت "تب شیطان اُسے ایک بڑے اُونچے پہاڑ پر لے گیا اور دنیا کی ساری بادشاہتیں اور اُن کی شان و شوکت اُسے دکھائیں۔ اور اُس سے کہا اگر تو گر کے مجھے سجدہ کرے تو یہہ سب کچھ تجھے دونگا۔ تب یسوع نے اُسے کہا اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اُس اکیلے کی بندگی کر۔ تب شیطان اُسے چھوڑ گیا۔" متی ۴ باب ۸، ۹، ۱۰، ۱۱ آیات۔

"دنیا کی محبت نہ رکھو اور نہ اُن چیزوں کی جو دنیا میں ہیں جو کوئی دنیا کی محبت رکھتا ہے اُس میں باپ کی محبت نہیں۔" ۱۔ یوحنا ۲ باب ۱۵ آیت۔

دوسرا دشمن یعنے ممون سخت زور آور اور فریبی ہے۔

دنیا اور اُس کی ساری شان و شوکت سپاہی کو اندھا کر دیتی ہیں اور وہ اُن کا غلام ہو کر پھنس جاتا اور مغلوب ہو کر برباد ہو جاتا ہے۔

سوم۔ تیسرا مخالف جس سے مسیحی سپاہی کو لڑنا ہے جسم یا جسمانی مزاج ہے۔ الہام یوں ظاہر کرتا ہے "اس لئے کہ جسمانی مزاج خدا کا دشمن ہے کیونکہ خدا کی شریعت کے تابع نہیں اور نہ ہو سکتا۔ اور جو جسمانی ہیں خدا کو پسند نہیں آ سکتے" رومیوں کو ۸ باب ۷ و ۸ آیات۔

واضح ہو کہ الہام کے محاورہ میں "جسم" "جسمانی مزاج" "پرانا آدم" "پرانی انسانیت" "پرانی چیزیں" ایک ہی بات پر اشارہ کرتی ہیں یعنے اُس خصلت اور خاصہ اور ذات و جوہر کو ظاہر کرتی ہیں جو انسان پیدائش و فطرت سے لیکر دنیا میں بود و باش کرتا جب تک کہ اُس کو نئی طبیعت حاصل نہیں ہوتی اُس کو پرانا انسان کہا جاتا ہے۔ اور اُس کا مزاج جسمانی ہے اور وہ خدا کا دشمن اور نتیجتاً مسیحی سپاہی کا دشمن ہے۔ یہہ دشمن بہت ہی فریبی ہے جیسا لکھا ہے کہ انسان کا دل (جسم اور جسمانی مزاج) نہایت شریر اور تمام چیزوں سے زیادہ فریبی ہے کون اس کو جان سکتا ہے۔

مخفی نہ رہے کہ اِن تین دشمنوں پر کسی نے غلبہ اور فتح حاصل نہیں کی۔ یعنے سب آدمزاد اِن تینوں دشمنوں سے مغلوب ہوتے آئے ہیں۔ سبب یہہ ہے کہ آدم جو سب کا باپ ہے پہلے شیطان سے مغلوب ہو گیا۔ پھر اُس کی نسل کیونکر اِن تین دشمنوں پر فتح حاصل کرے۔

البتہ ایک فقط ایک ہی اِن تینوں سخت فریبی دشمنوں پر غالب ہوا اور وہ آدم ثانی یعنے ہمارا سردار سپہ سالار خداوند یسوع ہے جو آدم کے تخم سے نہیں بلکہ روح اقدس سے مجسم ہوا۔ حق خدا اور حق انسان ہے اگر ایسا نہ ہوتا یعنے اگر وہ بھی آدم کے تخم سے ہوتا تو غلبہ اور فتح ناممکن ہوتی ہمارے سپہ سالار کو فقط دو دشمنوں سے لڑنا پڑا یعنے شیطان اور دنیا سے کیونکہ تیسرا دشمن اُس میں معدوم تھا یعنے جسم اور جسمانی مزاج اِس میں نہ تھا۔ جتنے حملے اُس پر ہوتے تھے سب کے سب بیرونی تھے۔ اندرونی ایک بھی نہ تھا۔ اُس کے سپاہیوں کا یہہ حال نہیں ہے۔ اُن کو تین دشمنوں سے لڑنا پڑتا ہے۔ شیطان اور دنیا اُن پر بیرونی حملے کرتے ہیں اور فریبی دل یعنے جسم اندرونی حملوں سے مارتا ہے۔ حالت تو بہت بُری اور لاچاری کی ہے مگر پھر بھی فتح یقینی ہے۔

سبب یہہ ہے کہ مقدس جنگ میں مسیحی سپاہی کے تین دوست بھی ہیں۔

اوّل دوست باپ ہے جو مسیحی سپاہی کو دنیا پر غلبہ بخشتا ہے "جو کچھ خدا سے پیدا ہوا ہے دنیا پر غالب ہوتا ہے اور وہ غلبہ جس سے ہم دنیا پر غالب آتے ہیں ہمارا ایمان ہے" ۱۔ یوحنا ۵ باب ۴ آیت۔ جب پرانا انسان جسمانی مزاج والا آدمی صدق دل سے توبہ کر کے خداوند یسوع پر ایمان لاتا ہے تب ہی وہ خدا سے روح اقدس کے وسیلے سر نو پیدا ہوتا جیسا مرقوم ہے "لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں اقتدار بخشا کہ خدا کے فرزند ہوں یعنے اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ وے نہ لہو سے نہ جسم کی خواہش سے نہ مرد کی خواہش سے مگر خدا سے پیدا ہوئے ہیں" یوحنا باب اول آیات ۱۲ و ۱۳۔

دوسرا دوست ہمارا سردار و سپہ سالار خدا کا بیٹا خداوند یسوع ہے جو ہمیں شیطان پر فتح بخشتا ہے۔ "خدا کا بیٹا اِس لئے ظاہر کیا گیا کہ شیطان کے کاموں کو نیست کرے۔ ہر ایک جو خدا سے پیدا ہوا ہے گناہ نہیں کرتا کیونکہ اُس کا تخم اُس میں رہتا ہے اور وہ گناہ کر نہیں سکتا کیونکہ خدا سے پیدا ہوا ہے" ۱۔ یوحنا ۳ باب ۸ و ۹ آیات۔

جب مسیحی سپاہی ایمان سے روح اقدس کے وسیلے خدا سے پیدا ہو گیا اور اپنے سپہ سالار اپنے بڑے بھائی کے نقش قدم پر چلتا اور اپنی نظر اُس سے اِدھر اُدھر نہیں کرتا بلکہ اُس سے مدد حاصل کر کے شیطان سے لڑتا رہتا ہے تو ضرور وہ بھی شیطان کے کاموں کو نیست کریگا اور اُس پر غالب اور فاتح ہوگا۔

تیسرا دوست اِس جنگ میں جو ہمیشہ ساتھ رہتا بلکہ خود لڑتا روح اقدس ہے جو باپ اور بیٹے کی روح ہے ہمارے سپہ سالار کی جلالی روح ہمیں جسم اور جسمانی مزاج پر غلبہ اور فتح بخشتی ہے بشرطیکہ ہم آپ کو روح کے قبضہ اور اختیار اور اقتدار میں سپرد کر دیں۔ الہام کے کلام میں روح کے حق میں یوں مرقوم ہے "پر میں کہتا ہوں کہ تم روح سے چال چلو تو تم جسم کی خواہش کو پورا نہ کرو گے کیونکہ جسم کی خواہش روح کے مخالف ہے اور روح کی خواہش جسم کے اور یہہ ایک دوسرے کے برخلاف ہیں" گلاتیوں کو ۵ باب ۱۶، ۱۷ آیات۔

"کیونکہ اُس روح زندگی کی شریعت نے جو مسیح میں ہے مجھے گناہ اور موت (جسم) کی شریعت سے چھڑا دیا" رومیوں ۸ باب ۲ آیت۔

"اور جسم کے کام تو ظاہر ہیں یہی زنا۔ حرامکاری ناپاکی۔ شہوت۔ بُت پرستی۔ جادوگری۔ دشمنیاں۔ قضیے۔ رشک۔ غضب۔ جھگڑے۔ جدائیاں۔ بدعتیں ڈاہ۔ خون۔ مستیاں۔ اوباشیاں۔ اور جو کام کہ اُن کی مانند ہیں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے" گلاتیوں ۵ باب ۱۹، ۲۱۔ آیات۔

مذکورہ بالا کاموں پر روح کے پھلوں سے فتح حاصل کرنا ضروری امر قرار دیا گیا ہے۔ "پر روح کا پھل جو ہے سو محبت۔ خوشی۔ سلامتی۔ صبر۔ خیرخواہی۔ نیکی۔ ایمانداری۔ فروتنی۔ پرہیزگاری۔ ایسے ایسے کاموں کے مخالف کوئی شریعت نہیں" گلاتیوں ۵ باب ۲۲ و ۲۳ آیات۔

(۱) سب سے بڑھکر اگر کسی سپاہی محبت سے بھرپور ہو جاوے اور اپنے تینوں دشمنوں سے جنگ کرے تو ہرگز ہرگز شکست نہ ہوگی بلکہ فتح ہی فتح ہے۔ محبت سے بھرپور ہونا گویا باپ اور بیٹے اور روح اقدس سے بھرپور ہونا ہے پھر غلبہ اور فتح کیونکر نہ ہو۔ اس محبت کا مفصل ذکر ۱۔ قرنتیوں کے ۱۳ باب میں مرقوم ہے۔

تب تک اے میرے دل - آرام کو جان حرام
سردار جب حکم دیویگا - تب ہو ویگا آرام

مراسلات

درس تمہیدی

دربارہ اخراجات بیجا بموقع نسبت و شادی مابین عیسایان ہند جو بر جلسہ منعقدہ ۸ فروری ۱۸۹۶ء روبروے ممبران دہلی مشن پیش ہوا۔

راقم

ایڈون جیکب ہیڈ کلرک۔ دفتر ضلع گوڑگانوہ ۔

خلاصہ

(۱) برائے اسلوبیت آیندہ اِن کارروائیوں کی کم از کم نقل دیگر کلیسیاؤں میں بھیجی جاوے۔ تاکہ وہ بھی فایدہ اٹھاویں اور ہمکو پُرانی عادت کے عود کرنیکا موقع ملے۔

(۲) دفعتاً کوئی قواعد بنکر جاری نہ کئے جاویں۔ رائے بتدریج قایم ہو کر ایک اندازہ مقرر ہو فی الحال فضول خرچوں کو ارشاد و حاکمانہ تنبیہ ہو۔

(۳) اندازہ قایم کرنے والی پنچائتیں ہر درجہ کے لئے علیحدہ علیحدہ قایم ہوں۔

(۴) ترغیب کے لیے ایک درجہ کے آدمیوں کو جنہوں نے فضول خرچی نہیں کی مستثنیٰ کرنا چاہئے اگر عام قواعد ہوں تو بھی ہرج نہیں۔

(۵) تخمینہ کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ بلحاظ روزانہ اخراجات رکھا جائے۔

(۶) قرض لینے کی امتناع فی الحال قایم نہ ہو۔ شادی و غنول فنڈ جاری ہوں تاکہ غریبوں کی شادی نہ رکیں۔

(۷) ہماری مستورات کی رائے لیجاوے۔

(۸) نسبت میں کم خرچ ہو پنچایت نسبت ٹوٹنے اور خرچ دلانیکے لیے نہ کیجائے۔

(۹) جرمانہ فی الحال جاری نہ ہو بعد پختہ قواعد بننے کے اگر جاری ہو تو تاوان شادی فنڈ میں داخل ہو۔

(۱۰) معاونان اگر مناصب حاصل کریں تو عند الشکایت لینے اور دینے والوں پر جرمانہ قایم ہو اور رقم شادی فنڈ میں جمع کیجاے۔

(۱۱) گرجے میں جھلا اور جوڑا رکھے جانیکی تجویز۔

(۱۲) شرافت اور عالی خاندان ہونے پر زیادہ خرچ موقوف نہ رکھا جائے۔

صاحبانِ ذیشان و برادرانِ ذی وقار معلوم کریں کہ چند دن ہوئے کہ مجھ سے حسب ایماء سنٹرل پنچایت کچھ گفتگو ہمارے ہر دل عزیز و عالی مراتب پادری ریلف صاحب نے دربارہ اخراجات فاضل بموقع نسبت و شادی جو چند ایام سے دہلی مشن میں رائج ہوئی ہیں کی اور مجھ سے کہا گیا کہ اس معاملہ میں تمہید چند کلمہ بطور اسپیچ حاضرین جلسہ ہذا کی خدمت اقدس میں عرض کروں۔

ہم اُن خیالات دور اندیش کے لئے جو ہماری بہتری و بہبودی دینی و دنیوی کے واسطے ہمارے معاونان و خادمان دین مطلق و خاص کر ممبران پنچایت رکھتے ہیں شدل سے مشکور ہیں۔

جس وقت مجھ سے یہہ گفتگو آئی اِس احقر کو ایک گونہ تعجب اور افسوس ہوا کیونکہ میں اور جگہہ کی کلیسیاؤں میں فضول خرچی کی شکایت شادی وغیرہ کے موقعوں پر سنتا تھا۔ مگر دہلی مشن میں یہہ ایجاد جدید معلوم ہوئی۔ میں خود جس جس جگہہ فہمیدہ و سنجیدہ بھائیوں کی شادی وغیرہ میں مدعو ہوا۔ وہاں میری نظر اور میرے خیال کے بموجب کوئی بات ایسی عام طور پر نہیں ہوئی کہ جس میں بیٹے یا بیٹی والوں نے اپنی حیثیت سے زیادہ ظاہری آرایش و نمایش و لہو و لعب میں خرچ بیجا کیا ہو بلکہ اِس کے خلاف عمل دیکھا کہ جس سے دُلہا و دُلہن کو اسباب خانہ داری مہیا کرنے میں بڑی امداد ملی۔ جہیز عام طور پر نہیں دکھایا گیا جیسا عموماً ہوتا ہے۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ عرصہ تین چار سال سے یہہ نئی باتیں اس کلیسیا میں ہمارے چند بھائیوں میں پیدا ہوئی ہیں اور یہہ نمونہ اور جگہہ سے تقلیداً رواج پایا اُنکا ذاتی ایجاد نہیں۔

ممالک مغربی و شمالی کی کلیسیاؤں میں میں نے دو ایک موقعوں پر صرف بیجا بچشم خود دیکھا مگر جن صورتوں میں یہہ ظہور میں آیا وہ آدمی متمول تھے اور اُس خرچ کو پورے طور پر برداشت کر سکتے تھے۔

ہندوستانی کلیسیاؤں کے شرکا و مختلف اقوام مختلف مقام سے خداوند کریم کے عجیب بھید کے بموجب یکجا جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور اِس سبب سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف رواج قومی و مقامی اُن کے ساتھ ہم تک پہنچے۔ اور کچھ رسومات کی تقلید حاکم وقت کی کی گئی اِس طریق پر رسومات کا اجتماع ہمارے درمیان موجود ہوا۔ مگر تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے تہذیب یافتہ بھائی اِن باتوں سے بری ہیں اور میں نے کوئی شکایت فضول خرچی کی اُن میں نہ پائی بلکہ اُن کی نسبت یہہ شکایت سُنی کہ کل عیسائی بھائیوں کو مدعو نہ کیا۔

واضح رائے عالی ہو۔ کہ تقریباً ۱۸۵۳ء سے متواتر

غیر اقوام کو ہمارے حکام یہہ سمجھاتے آئے ہیں کہ ایسے موقعوں پر فضول روپیہ اُڑا کر آپ کو مقروض کر لینا مناسب نہیں۔ کیونکہ کوتاہ اندیش اُس وقت اِسے نیکنامی سمجھ کر ایسا کرتے ہیں مگر بعد ازاں پگڑی سر پر نہیں بلکہ ساہوکار کے پیر پر نظر آتی ہے۔ بہت سی قوموں میں خاص کر دہلی کی قسمت کے اضلاع میں لوگوں نے خود پنچایت قایم کر کے اخراجات گھٹا دیئے۔ ہم عیسائیوں میں ایک بڑا فائدہ اپنی اصلاح کا موجود ہے کیونکہ ہم دوسری قوموں کو چھوڑ کر اپنی اصلاح دینے کی غرض سے مسیحی مذہب میں آئے ہیں۔

اب ہم اپنے رسومات پر ذرہ غور کریں

گو ابھی دہلی مشن میں شاید کل رسومات رائج نہیں ہوئے ہیں مگر بعض جگہہ اور خاص کر پورانی کلیسیاؤں میں ایسے موقعوں پر باجے بجتے۔ برات چڑھائی جاتی۔ مٹھائی تقسیم ہوتی۔ کنٹھ پٹیلو کا ناچ ہوتا کہ جس میں خراب گیت گائے جاتے۔ ڈھول سرنگ دف وطلا دمان گیت گاتے وسوانگ بھرے جاتے ہیں۔ آتشبازی پھونکی جاتی شراب کا دور بے تحاشہ چلتا۔ منگنی اور شادی کے موقعوں پر بہت مہمان اپنے مقدور سے زیادہ بلائے جاتے نسبت کے موقعوں پر ریشمی رومال و کپڑے طلائی و نقرئی زیور اور جوڑے طلب کئے جاتے از خود دیئے جاتے اور اور جدید رسوم جو اور قوموں میں شاید رائج نہ ہوں کی جاتی ہیں۔ مثلاً تحفوں کا دینا بروقت شادی اور قوموں میں رائج ہے یہاں بروقت منگنی بشادی کے وقت سلامی اور کھانا کھلائی اور رنگ کشائی کے بے بقدر ہو کر ایک کثیر رقم دلہا وغیرہ کو دی جاتی ہے سوا اس کے علاوہ۔ جوتا چھپائی۔ دروازہ گھلائی وغیرہ وغیرہ رسومات ہوتی ہیں۔

بہت سی غیر اقوام نے باہمی اتحاد و اتفاق سے بلکہ حاکم کے حکم سے اپنی ہر ایک رسومات میں کمی کر دی ہے۔ وہ قومیں کہ جن میں کثرت سے شراب نوشی ہوتی تھی اُنہوں نے ظاہراً شراب برادری کو دینی بند کر دی ہے۔ اور دیگر اخراجات میں بھی کچھ کمی کی ہے مگر یہہ نتیجہ سنہ ۱۸۵۳ء سے متواتر اب تک کی کوشش کا ہے بعض جگہوں میں شادی کے چار درجہ مقرر ہو گئے ہیں اور تعداد براتیاں و خرچ کا تخمینہ اسی طرح قایم ہو گیا ہے اِن سب اختصار رسومات سے گویا کہ گونہ خوشی اور اطمینان آدمیوں کی ہو گئی ہے مگر پرانے خیالات کے آدمی اب بھی اِس میں رخنہ انداز ہیں بعض ہندو برادریوں میں کہ جہاں تخفیف اخراجات شادی وغیرہ مدت سے اور لوگ اُس کے عادی ہو گئے تھے قواعد و قانون اِس امر میں جاری ہو گئے ہیں مگر دقتوں کے کم کرنے کے لئے مختلف وسایل بھی بعد غور رسید پیدا کئے گئے ہیں۔ خطلاگ شادی نسنۂ کھل گئے ہیں۔ نیوتا جیسے تمبول دیا اور لیا جاتا ہے۔ قرض لینے کی قطعی بندش نہیں حقہ پانی جاری نہیں۔ حقہ پانی بند نہیں۔ کوئی برادری سے خارج نہیں ہو تو کی کرو انگشت نما ہو اور ساہوکار کے نخرے اُٹھاؤ اور اپنا سر دھنو۔

جو دقتیں اب ہم ظاہری طور پر اپنے درمیان دیکھتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں

(۱) ہندوستان میں فی الحال کئی کلیسیائیں موجود ہیں اُن کے ممبران کی ظاہری ملت و یگانگت باہم یکدگر خوب ہے اور ایسے موقعوں پر وہ صلاح کار ہوتے یا بلا لحاظ کلیسیا مدعو کئے جاتے اور عملاً بالطبع شریک جلسہ شادی و منگنی ہوتے ہیں۔ اگر اُن کے درمیان سے کوئی قواعد جاری ہوتے تو ہمارے بھائیوں کو آسانی ہوتی۔ شادی خواہ ہم اِس امر کو پسند نہ کریں اور نہ ترغیب دیں اور نہ مروج ہونے دیں مگر تاہم خاص خاص صورتوں میں لڑکے لڑکی کے آزادانہ پسند کے سبب جس میں ہم تعرض نہیں کر سکتے غیر کلیسیاؤں میں خال خال صورتوں میں ضرور ہونگے اور ہوئے ہیں کیا اور کلیسیاؤں کے ڈیلیگیٹ یعنے چیدہ چیدہ اشخاص مشورہ کے لئے یا سامعین کے طور پر طلب کرنے کی ضرورت ہے یا کیا ہم اُن کے پاس ایک نقل اِن کارروائیوں کی ارسال کر سکتے ہیں اگر وہ اُن سے از خود فایدہ اُٹھانا چاہیں تو از ہیں چہ بہتر۔ ہم کو موقع پرانی عادت کے اختیار کرنے کا کم ہو گا مگر قواعد بناتے وقت چونکہ قواعد جامع ہونے چاہئیں یہہ امر بھی ملحوظ رہے۔

(۲) ایک اندازہ یا تخمینہ حکماً ایسے معاملوں میں جو مذہب سے زیادہ تعلق نہ رکھتے ہوں دفعتاً قایم کرنا قرین مصلحت معلوم نہیں ہوتا۔ یہہ امر ایک بھاری حلقہ بگوشی اور بوجہ بے اندازہ سمجھا جائیگا۔ صدہا خلاف زبان ظہور میں آئینگی اور دقتیں بے شمار پیدا ہونگی کہ جن کو عقلمند خود سمجھ لیں مگر سب بھائی ملکر کوئی قواعد بناویں جن کو وہ ایسا زور دیکر جاری نہ کریں بلکہ بتدریج رواج دیں۔ نہ ماننے والوں کو انگشت نما کریں برادرانہ طور پر سمجھائیں حاکمانہ طور پر ناخوشنودگی مزاج ظاہر کریں بعد ازاں جب پورے عمل میں قواعد آجاویں اُن کو بطور قانون بنرمی تمام مروج کریں۔ یک لخت بوجھہ ڈالنا لکڑی کو دو ٹکڑے کرنا ہے۔

(۳) اندازہ یا تکمہ مقرر کرنے والی پنچائتیں ہر ایک درجہ کے بھائیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ قایم ہوں کیونکہ متمول اشخاص اور متوسط درجہ کے آدمی غریبوں کے اخراجات کا تخمینہ نہیں کر سکتے علیٰ ہذا القیاس غریب امیر کا۔

(۴) اُن دانشمندوں کو کہ جن میں اب تک کوئی فضول خرچی نہیں ہوئی ہے بصد آفرین اُن قاعدوں سے سختی کا تصور کرنا چاہیے وہ تو پہلے ہی نیک نمونہ جماعت کو دے رہے ہیں اور اِس پابندی کا اُن پر کچھ اثر نہیں ہوگا اگر قاعدہ بنائے جاویں تو اُن کا کچھ ہرج بھی نہیں۔

(۵) فرض کیا ایک آدمی پانچ روپیہ ماہوار پاتا ہو اور اُس کے پاس خرچ کم ہو وہ زیادہ خرچ کا کفیل ہو جیسے اندازہ نسبت دیگر ہو سکتا ہے کہ جس کے پاس پانچ روپیہ میں پانچ کھانے والے

ہیں اور شادی ہندوستان میں عام طور پر ایسے آدمیوں کی ہو جاتی ہے پس کیا ایسوں کی اولاد قلیل البضاعت اور نادار ہونے کی وجہہ سے ناکتخدا رہ جائے؟ پس ضرور ہوا کہ اندازہ ہر ایک درجہ کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ ادنیٰ سے ادنیٰ رکھا جائے اور ملحوظ رہے کہ یہیہ اخراجات عیسائیوں کے اُن آدمیوں سے جو اُن کی حیثیت غیر اقوام میں ہیں چند وجوہات کے سبب سے زیادہ ہیں اس لئے روپیہ پس انداز ہونا مشکل۔

(۷) اگر ہم یہہ قواعد مقرر کریں کہ قرض لیکر قطعی شادی یا نسبت نہ ہو۔ تو غریبوں کا کیا حال۔ کہ جنہوں نے واجباً بصورت ضرورت کوئی روپیہ پس انداز نہ کیا اُن پر جبراً کوئی وسایل ایسے پیدا کرنے چاہئیں کہ اُن کی شادیاں بھی بیدھڑک ہوں اُن کو روپیہ بھی مل سکے اور مقروض بھی نہ ہوں۔ کیا ہم شادی فنڈ اُن کی تنخواہوں سے کچھ چندہ وصول کرکے جاری کر سکتے ہیں؟ یا کوئی عیسائی بینک ہمارا مددگار ہو سکتا ہے کہ جس کے سبب سے ہم ساہوکار کے سخت سود سے بچ جاویں؟

(۸) معاملہ معلومہ کے عمدہ طور پر انفصال کے لئے ضروری تھا کہ ہماری عورتوں کی رائے بھی شامل کی جائے یہہ ہماری روزمرہ خانہ داری اخراجات کے منتظمہ ہیں اور اُنسے رشتہ داری کے موقعوں پر زیادہ تر انحصار ہے اور انتظام بہت سا اُن کو کرنا پڑتا ہے۔ ہماری انیس و ہمدم تہذیب یافتہ ہونے کے سبب سے ہم کو پوری امداد و صلاح خیر اندیش دے سکتی ہیں۔

(۹) ہمارے درمیان اکثر صورتوں میں تہذیب یافتہ قوموں کی طرح اتنک کورٹ شپ دیکھ بھال نہیں ہوتی نسبت کا ٹوٹنا بہت آسان ہے اگر ایسے موقعوں پر اس معاملہ میں پنچایت ہوں تو بادی النظر میں باعث تخریب اور پردہ دری فریقین ہوگا کیونکہ اُن باتوں کا اظہار ہوگا کہ عوام کو معلوم نہیں ہونی چاہئیں اور بہت سی صورتوں میں فریقین کی آیندہ شادی مشکل ہوگی دریں صورت یہہ ہی ایک بھاری وکافی وجہہ ہے کہ جس کے سبب ایسے موقعوں پر بہت کم اخراجات ہوں اور تقریب میں تھوڑے آدمی ہوں اور پوشیدگی رہے۔

(۱۰) کوئی تاوان حکماً ابتدائی حالت میں نہیں قائم کرنا چاہئے اگر بعد میں رسومات قائم ہونے پر جاری ہو تو اُس کا فایدہ اول تو فریقین کو ہونا واجب ہے ورنہ شادی فنڈ کو نذر کرنا جیسا تجویز ہے۔

(۱۱) معاوضان نسبت و شادی اگر کچھ منفعت اِن کا خیر سے اُٹھاویں تو بصورت شکایت ایسے دینے اور لینے والوں پر تاوان لگایا جاوے اور وہ رقم شادی فنڈ میں داخل ہو۔

(۱۲) معلوم ہوا کہ بعض بھائی اس قدر توفیق نہیں رکھتے کہ شادی کا جوڑہ و چھلہ اپنے دُلہے یا دلہن کو دیں بعض موقعوں پر تانبے وغیرہ کا چھلہ شادی کے وقت دیا جاتا ہے۔ مجھ سے یہہ سوال ایک مسیحی نے کیا کہ کیا ممکن ہے کہ ایک جوڑہ کپڑا ایک چھلہ سونے کا گرجا میں غریب لوگوں کے لئے ہمیشہ کو رکھا جاوے؟ اور اس طریق پر اُن کے خرچ میں کمی کی جاوے؟ مگر ظاہراً اس امر میں کئی قباحات دنیوی و اعتراضات مذہبی ہیں۔

(۱۳) بموجب رسوم ملک ہند شرافت اور نجابت پر توقیر کا انحصار ہے ثروت اور مشاہرہ کی کوئی گنتی نہیں خاندانی اور قومی بزرگی کو زیادہ ترجیح ہے۔ خفیف سرمایہ اور کم استطاعت والے آدمی کو خاندانی لحاظ سے ایسے موقعوں پر مجبوراً اکثرا خرچ مقدور سے زیادہ بار اُٹھانا پڑتا ہے۔ مگر دوراندیشوں کے نزدیک یہہ فعل ایسا ہے جیسا کہ جھونپڑی میں رہنا اور محلوں کے خواب دیکھنا۔ بس جتنی چادر ہو اُتنے ہی پیر پسارنے چاہئیں۔

اس عریضہ کے اختتام پر بھائیوں کو یاد دلاتا ہوں کہ یہہ معاملہ خفیف نہیں سب اصحاب باہمی اتفاق کرکے تہدل سے اس کے ساعی ہوں اور کما ینبغی غور فرماویں کہ اُن قواعد کی کہ جن کا مسودہ پنچایت سے پیش ہوا یا دیگر قواعد مرتبہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔ ہمارا خداوند جب اس دنیا میں تھا اُس نے خود شادی کی دعوت کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے زیب و زینت بخشی۔ چاہئے کہ اس دقیق معاملہ کو ہم بلا رو رعایت اپنی قومی اور اولاد کی بہتری سمجھ کر ہٹ دہرمی اور ضد آمیز بحث کو بالائے طاق رکھ کر آزادانہ طور پر رائے دیں کسی کی خوشنودی یا نارضامندی کا خیال نہ کریں۔

معلوم ہو کہ یہہ احقر ایسی جگہہ اتبک رہا ہے کہ جہاں کل دقتوں کا اندازہ نہیں کر سکتا نہ اُن صورتوں کا کہ جن میں خرچ بیجا ہوا گواہ ہے اگر کوئی صاحب اِن دقتوں کے علاوہ جو میں نے بیان کی ہیں جانتے ہوں تو ظاہر فرماویں اور اہالیان جلسہ کے مطلع کرنے کی غرض سے اُن کل موقعوں کا کہ جن میں صرف بیجا ہوا مختصراً اظہار کریں تاکہ کوئی رائے صائب و مستحکم قایم ہو شادی ہوتے وقت ہم سبھوں نے اپنی بیبیوں کو ایک سونے کا سادہ چھلا نذر کیا جس نشان کے مقاصدی اور تمثیلی معنے بہت ہیں منجملہ اور باتوں کے ایک یہہ بھی ہے کہ اُس محبوب کو کہ جس سے ہم نے پاک نکاح کیا اپنے کل اثاث البیت کا مالک بنایا (حضرت یوسف کو انگشتری دیئے جانے کا خیال کریں)

ای بھائیو اگر ہم بیجا مقروض ہوں تو اس اقرار کے کیا معنے یہہ چھلہ سادہ ہوتا اور سادگی و صفائی کا اظہار کرنا مقصود بعد ازین اس خیال سے پہنایا جاتا کہ ہم اپنی منکوحہ کو جانسا عزیز رکھیں گے نہیں تو کیا ایسی انیس کو منہ چوتے ہی قرض کی غلامی میں فضول اخراجات کرکے گرفتار کرنا چاہئے۔

سب اصحاب ان باتوں پر غور کریں اور خداوند مسیح ہماری امداد کرے۔

الراقم

ایڈون جیکب۔ ہیڈ کلرک دفتر ضلع گوڑگانوہ

انتقالِ پُر ملال

آئے تھے مثلِ شبنم کیطرح گلستاں کر چلے
دیکھ لے اے باغباں اپنا چمن ہم گھر چلے

ہماری اِس مستعار زندگی کا حال اِس شعر کے مصداق ہی۔ کوئی پودا بیج ہی سے نابود ہو جاتا کوئی بوٹا اور کوئی درخت ہو کر اُکھاڑ لیا جاتا ہی۔ خواہ کوئی کیسا ہی دلاور ہو موت کا نام سُنتے ہی کانپ جاتا ہی۔ واقعی موت ایسی ہی بلا ہی۔ مگر مبارک ہیں وے مُردے جو مسیح میں مرتے ہیں کیونکہ وہ پھر جئیں گے اور کبھی نہ مریں گے یہہ کیسی تسلّی کی بات ہی کہ جس سے موت ہم کو ایسی خطرناک نہیں معلوم ہوتی کیونکہ ہمیں کامل اُمید ہی کہ ہم اپنے باپ کے گھر جاتے ہیں جو مسیح نے اپنوں کے لئے تیار کیا ہی۔ لیکن افسوس اُن کی حالت پر جو اُس گھر کی کچھ فکر نہیں کرتے اُن کے لئے موت نہایت ہی ہیبت ناک ہی کیونکہ اُن کی کچھ اُمید نہیں اُن کی ساری اُمیدوں کا خاتمہ یہیں ہو جاتا ہی۔ اور اگر کچھ ہی بھی تو نہ ہونے کے برابر ہی۔ ہم نہیں کہتے کہ مسیحی مرتے نہیں یا اگر کوئی مسیحی ہو جاوے تو وہ اِس دنیا میں ہمیشہ زندہ رہیگا اور اُس پر کوئی بلا نہ آویگی بلکہ ہمارا مطلب یہہ ہی کہ اگر کوئی اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور مسیح پر ایمان لاوے تو اگر وہ مر جائے تو بھی جئیگا اور وہ ایسی نااُمیدی اور ہیبت ناک موت میں نہ مریگا۔ بلکہ وہ موت پر فتح پاویگا۔ تاہم کسی عزیز کی موت ایسی بڑی بلا ہی کہ جو دل محبت سے بھرے ہوئے ہیں وہ رنج و ملال کے بغیر کب رہ سکتے ہیں۔ ہمیں افسوس ہوا کہ ہمارے ایک بزرگ مسٹر تھمپسن داوے جو امریکن مشن بمبئی میں انجیل کی بشارت کا کام کرتے تھے۔ ۳ ماہ جنوری سن رواں کو اِس دنیا سے ۷۴ برس میں کوچ کر گئے۔ خدا اُن کے عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ یہہ بزرگ بڑے حلیم الطبع بُردبار جفاکش اور سچے مسیحی تھے کہ جس میں شک نہیں۔ جیسا اُن کے زیادہ واقف کار پادریوں نے نماز جنازہ کے وقت بیان فرمایا واقعی یہہ بزرگ ایسے ہی تھے چند برسوں کا مجھے بھی تجربہ ہی کہ بازار میں جب لوگ طرح طرح کے اعتراض کیا کرتے اور سختی سے پیش آتے اور بُرا بھلا کہتے تو یہہ بزرگ اُنہیں بڑی سنجیدگی اور سہولیت اور خود انکاری محبت سے جواب دیتے اور اپنے ہر مضمون کے پہلو میں مسیح کو پیش کرتے تھے اور غیر مذاہب کی بیجا توہین سے جیسا بہتوں کا شیوہ ہی احتراز کرتے تھے بایں ہمہ ان کے فحوائے کلام سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مسیحی ہونے کے پہلے شاید وہ ایسے نہ تھے مگر مسیح نے اُن کو بنا دیا۔ یہہ بزرگ مسیحی منادوں کے لئے اچھا نمونہ تھے جو اب باپ کی گود میں ہیں ؛

راقم

جے۔ بی۔ ایل۔ از بمبئی

دینی خبریں

پچھلے اکتوبر کے مہینے میں پادری۔ جی۔ پی۔ ولیس صاحب (جو قسطنطنیہ میں یہودیوں کے درمیان فری چرچ مشن کی طرف سے کام کر رہے ہیں) نے ایک یہودی خاندان کو جس میں چار کس یعنے ایک باپ اور تین بچے ہیں بپتسمہ دیا۔ ماں مر چکی تھی۔ اِس بپتسمہ سے یہودیوں میں بڑا جوش پھیل گیا ہی اور اگلے اتوار کو مسٹر ولیس نے دو اور کو یعنے خاوند اور بیوی کو بپتسمہ دیا ؛

مقام کنٹربری میں اُن شہیدوں کی کہ جو ملکہ میری کے وقت میں زندہ جلائے گئے تھے ایک یادگار قایم کیجاویگی ؛

خدا عجیب عجیب وسیلوں سے اپنی کلیسیا کی ترقی کرتا ہی۔ چنانچہ پچھلے قحط کے عرصے میں اندازہ کیا گیا ہی کہ قریب دس ہزار بچے قحط سے بچا کر مشن سکولوں میں داخل کئے گئے ہیں اِس کے علاوہ پنڈتہ رامابائی کے ہوم سے تین سو قحط زدہ عورتوں میں سے ۲۲۵ مسیحی ہو چکی ہیں اور بھی مشن سکول میں ایک اتوار کو ۱۱۹۔ اور جبلپور میں ۲۱ کو بپتسمہ دیا گیا اِس سے پہلے اور بہتوں کو بپتسمہ دیا ہی۔

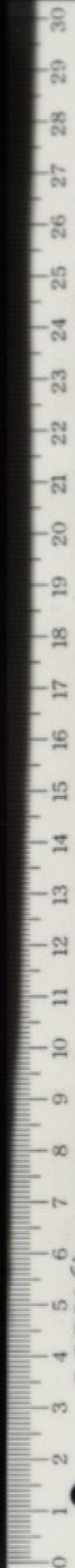
چین میں ایک مسیحی عورت بنام مس لی ہی کہ جس کی عمر اب ۷۷ برس کی ہی۔ اُس کو مسیحی ہوئے قریباً ۳۲ برس گذرے ہیں اور اِس عرصے میں دو سو سے زیادہ چینی عورتیں اُس کے وسیلے سے مسیحی ہو چکی ہیں۔

تمام ہندوستان کی کرسچن انڈیور سوسائٹیوں کی پہلی کنونشن کلکتہ میں ۲۷ فروری سے پہلی مارچ تک ہوگی۔ امید ہی کہ تمام ہندوستان کی کنونشنوں کی طرف سے اُس میں وکیل موجود ہونگے۔ ہماری دعا ہی کہ خدا اُس کنونشن میں اپنی بڑی برکتیں نازل فرماوے۔

الہ آباد کے کرک سنڈے سکول کے لڑکوں کی طرف سے زنانہ مشن سکول دارجلنگ میں ایک اندھی نیپالی لڑکی کی پرورش کی جاتی ہی۔

شنگ پنگ کے دیسی مسیحیوں نے اپنے گرجا گھر کی تعمیر کے لئے کہ جو زلزلے میں منہدم ہو گیا تھا۔ ۸۰ روپے جمع کئے ہیں۔

نیوزیلنڈ کے بپٹسٹ سنڈے سکولوں کے لڑکوں نے تین ہزار روپیہ جمع کئے ہیں تاکہ ایک مضبوط کشتی خریدی جاوے کہ جس کے وسیلے سے بپٹسٹ مشن کی طرف سے مشرقی بنگال کے دریاؤں میں کام کیا جاوے۔



ہمارے ناظرین یہہ سنکر خوش ہونگے کہ آیندہ جاڑے کے موسم میں مینسفیلڈ کالج اکسفورڈ کے پرنسپل پادری ڈاکٹر اے ایم۔ فیربرن صاحب۔ ڈاکٹر بروز صاحب کی جگہہ لکچر دینے کیلئے ہندوستان میں تشریف لاوینگے۔ سب مسیحی دعا کریں کہ اُنکا ہندوستان میں آنا بہتوں کی نجات اور تقویت کا باعث ہو۔

کچھ عرصہ گذرا ہے کہ ڈاکٹر آر۔ سی۔ جنڈر صاحب جو فری چرچ آف سکاٹلنڈ کے متعلق عیسائی ہوئے تھے اپنے کام سے پنشن لیکر لنڈن میں رہنے لگے۔ مرتے وقت اُنہوں نے ایک وصیت لکھدی کہ اُس کی جایداد میں سے ۵۰۰ پونڈ فری چرچ مشن کو اور ۲۵۰ پونڈ کارنوالس سکویر چرچ کلکتہ کو دئے جاویں مگر اُس وصیت پر نہ تو دستخط تھے اور نہ ہی باقاعدہ گواہی درج تھی اس واسطے کُل جایداد ہندو رشتے داروں کو مل گئی۔ فری چرچ آف سکاٹ لنڈ کو نہ تو روپئے ملنے کی امید تھی اور نہ اُنہوں نے اُس کے لئے کچھ دعوےٰ ہی کیا مگر خوشی کی بات ہے کہ اُس کے ہندو رشتے داروں نے مرحوم کی وصیت کے مطابق ۵۰۰ پونڈ اور ۲۵۰ پونڈ کی دونوں رقمیں انڈنبرگ میں فری چرچ آف سکاٹ لنڈ کے مشن کے دفتر میں بھیجدی ہیں۔

پرسبی ٹرین بورڈ کے سیکرٹری ڈاکٹر گیلسپی صاحب نے اس مضمون پر کہ پاسٹروں کا رشتہ غیر ممالک کے مشنوں کے ساتھ کیا ہے پڑھا جس کی نسبت امریکہ کے پرسبیٹیرین کلیسیاؤں میں مباحثہ شروع ہو گیا ہے۔

پادری ڈبلیو۔ براکوے صاحب انڈیا سنڈے سکول جرنل کا نیا ایڈیٹر مقرر ہوا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اُس کو اُس کے نئے کام میں برکت بخشے۔

انگلستان میں ایک سوسائٹی اس غرض سے جاری کی گئی ہے کہ وہ اُن مشنریوں کے لئے کہ جو کسی خاص فرقے سے تعلق نہیں رکھتے ہیں کتابیں شایع کرے۔ پادری ایف۔ بی۔ مائر صاحب اُس کے پریسیڈنٹ اور مسٹر ڈبلیو۔ آر۔ ڈوور صاحب آنریری سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

پیٹر برگ کے بیٹسٹ صاحب کو چرچ آف انگلنڈ کے غیر ملکوں کے مشنوں کے فائدے کے لئے ایک لیڈی بنام جین ڈنڈاس کی وصیت سے ایک ہزار پونڈ ملا ہے کہ جس کو اُنہوں نے اس طرح سے تقسیم کیا ہے۔ ایس۔ پی۔ جی۔ ۳۰۰ پونڈ۔ سی۔ ایم۔ ایس۔ ۳۰۰ پونڈ۔ یونیورسٹی مشن۔ انگلو زنانہ مشن۔ ۱۰۰ پونڈ۔ آکسفورڈ مشن کلکتہ۔ ۵۰ پونڈ۔ کیمبرج مشن دہلی۔ ۵۰ پونڈ ؎

جموں۔ ناظرین نور افشاں کو معلوم ہووے کہ بتاریخ ۲۰ جنوری سن رواں کو از دستِ جناب بزرگ پادری۔ ایف۔ ایچ۔ ٹی۔ ہاپر صاحب سات آدمیوں نے بپتسمہ پایا۔ اور کلیسا میں پیوند کئے گئے اور یہہ لوگ خاص جموں ہی کے باشندے ہیں اور بذریعہ حرفت کے اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ محمدیوں نے وہی شیوہ اختیار کیا ہوا ہے کہ خواہ مخواہ طعن و تشنیع کئے جاتے ہیں۔ اور ادھر مریدانِ نو بھی بفضل خداوند یسوع مسیح شیطانی جلتے تیروں کو اپنی کمر سچائی سے باندھکر کے اور ایمان کی سپر پر ہر ایک وار روک رہے ہیں۔ اس لئے جملہ برادران مسیحیوں سے ملتمس ہوں کہ بذریعہ اپنی دعاؤں کے اِن کی امداد فرماویں تاکہ وے خداوند کی قوت و قدرت میں زور آور بنکر شیطان الرجیم کا اب سے لے کے دم واپسین تک مقابلہ کرتے رہیں۔ آمین ؎

الراقم

مراد مسیح ریڈر۔ ایس۔ پی۔ جی مشن ریاست جموں

آریہ سماجی خانہ جنگی

جیسا خیال تھا ویسا ہی ظہور میں آرہا ہے۔ آریہ سماج لاہور میں جو آگ نفاق کی چمک رہی ہے۔ اس آگ پر خود ہی پانی ڈالیں گے تو کچھ ہوگا لیکن اصل حالت یہہ ہے کہ یہہ آگ کیروسین تیل کی معلوم ہوتی ہے جس پر پانی کارگر نہ ہوگا۔ ایک مسبر صاحب کوشاں ہیں کہ دونوں پارٹیاں یکجا ملکر صلح کر لیں اور اس کے لئے جلسہ قرار دیا گیا۔ نوٹس مشتہر ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ محض کوئلوں کی دلالی میں منہہ کالا کرنا ہوگا بلکہ اس سے بھی بدتر انجیں چھوڑ کر گھسیٹن میں پھنسنے کا خوف۔ آپ کو معلوم ہو کہ دونو پارٹیوں میں جوش بھرا ہوا ہے۔ جس سے فساد کا احتمال ہوگا۔ وہ پبلک طور پر اُس پہلے نوٹس کو واپس لیتے ہیں تاکہ جلسہ میں فساد ہوگا تو مشتہر ذمہ وار نگردانا جاوے۔ افسوس ہے تو یہہ کہ اِس برتے پر تتا پانی؟ ایسی دشمنی سے خدا بچاوے۔ از عام۔ لاہور

جموں

ہزاروں ہزار اور لاکھوں لاکھ خداوند یسوع مسیح کا شکر ہے جیو کہ عین ہماری ضرورت کے وقت بارشِ باراں آسمان سے نازل فرمائی یعنے ۹ فروری سے لیکر ۱۱ فروری شام تک لگاتار ہوتی رہی۔ بارہ کی صبح کو آفتاب نے چہرہ پرسے اپنا نقاب اُتارا اور لوگوں کو فرحت بخشی۔ اب پھر ہوا کی شام سے بارش شروع ہے اور ۱۵ کی شام نزدیک ہے لیکن تاہم مطلع صاف ہونے کے آثار نمود نہیں ہیں معلوم ہوتا ہے کہ بارشِ باراں تمام ملک ہندوستان اور پنجاب میں خاطر خواہ ہو رہی ہے۔

الراقم

مراد مسیح ریڈر۔ ایس۔ پی۔ جی مشن ریاست جموں

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن فروری ۱۵- کل رات ہوس آف کامنس میں سرڈبلیو لاسن اور مسٹر والٹن نے ایک تجویز پیش کی جس میں چترال کے دایمی قبضے کی نسبت اور اُس علاقہ میں سڑک قایم کرنے کی نسبت ناراضمندی ظاہر کی گئی تھی اور اس امر کی تاکید تھی کہ ہم کو وہاں کے فرقوں کی آزادی کا خیال رکھنا چاہیے ؛

لارڈ جارج ہملٹن نے ان الزامات کی تردید کی اور کہا کہ طرف ثانی کا کوئی صاحب بھی کوئی بات بھی پیش نہیں کرسکتا کہ جس سے یہہ ثابت ہو کہ چترال کی پالیسی کے سبب یہہ تکالیف پیش آئی ہیں ؛

انہوں نے فرمایا کہ سڑک کا قایم رکھنا کم خطرناک ہے بہ نسبت اُس کے کہ ہم اپنے کشمیر اور چترال کے دوستوں کو چھوڑ دیویں ؛

اُنہوں نے یہہ بھی کہا کہ ہندوستان چترال کی نگرانی چھوڑ نہیں سکتا اور اگر چھوڑ دیوے گا تو فساد مچ جاوے گا اور ایک دوسری مہم کی ضرورت پڑیگی ؛

لارڈ جارج نے کہا کہ میرے ۲۸ تاریخ کے مراسلہ میں بلاشبہ یہہ فقرہ درج تھا کہ سرکار ہندوقائی معاملہ میں کچھ بھی دخل نہ دیگی مگر اُس حالت میں جب ہمکو اپنی ذمہ واریوں کی ادائگی میں یہہ ضروری معلوم ہوگا ؛

اُنہوں نے کہا کہ ہم بڑی سخت مشکلات میں سے گذرے ہیں جن کی نسبت ممبران کو بہت کچھ آگاہی نہیں۔ اور یہہ ایسی مشکلات تھیں جو ۱۸۵۷ع کے غدر سے لیکر اب تک پیش نہ آئی تھیں مگر اب ہم لارڈ الگن کی دلیرانہ اور مستقل مزاجی کے باعث بھاری دقتوں سے گذر چکے ہیں ؛

لنڈن فروری ۱۵- مسٹر کرزن نے ایک سوال کے جواب میں ہوس آف کامنس میں کہا کہ یہہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ شاہ سیلک کے دربار میں حضور ملکہ معظمہ کی جانب سے ہندوستان کے افسر مقرر کیے جاوینگے ؛

لنڈن فروری ۱۷- یونائیٹڈ سٹیٹس کے جہاز موسومہ مین کے پھٹ جانے سے دو افسر اور ۲۵۳ آدمی ضایع ہوئے۔ واشنگٹن میں سرکاری طور پر رپورٹ کی گئی ہے کہ یہہ محض اتفاقیہ امر تھا ؛

لنڈن فروری ۱۷- طہران سے رائٹر تار دیتا ہے کہ ایران بڑی کوشش سے تیاری کررہا ہے کہ بلوچستان کی سرحد پر جو بلوہ ہو رہا ہے اُس کو روکے اور مرحوم مسٹر گریوس کے قاتلوں کو سزا دے۔ ایرانیوں کی ایک فوج باغیوں کے برخلاف مقام گیہہ کے جنوب کی طرف بھیجی گئی ہے ؛

بمبئی فروری ۱۸- گذشتہ ہفتہ جس قدر اموات درج رجسٹر ہوئیں اُن کی تعداد ۲۱۹۵ تھیں۔ اُن میں سے ۱۲۵۰ اموات طاعون کے باعث ہوئیں۔ اس ہفتہ کی تعداد اموات بہ نسبت گذشتہ ہفتہ کے ۱۴۴ زیادہ تھیں ؛

کل ۱۵۴ واردات اور ۱۵۶ اموات ہوئیں ؛

لنڈن فروری ۲۰- رائٹر مقام اکاسا سے تار دیتا ہے کہ دو فرانسیسی فوجیں مقام سکوتا کی جانب بڑھ رہی ہیں اور کہ سلطان نے اُن کو حکم دیا ہے کہ دارالخلافہ سے وہ چالیس میل کے فاصلے پر رکیں ؛

نایگر کمپنی کی فوج منتظر ہے کہ کب بڑھنے اور سلطان کی مدد کرنے کا حکم اُس کو ملے اور انگریزی ریاست کو خالی کراوے ؛

جمرود فروری ۲۰- سر ولیم لاک ہارٹ مع ۷۰ سٹاف افسروں کے آج پشاور سے لنڈی کوتل کو گئے اور واپس آئے۔

واپس ہوتے وقت اُنہوں نے جمرود میں تمام آفریدی جرگوں سے کلام کیا اور اُن کی عرضیاں سُنیں ؛

عام حالت اِن کی تابعداری کی معلوم دیتی ہے۔ ۱۸۰ بندوقیں کرنل وارڈن کے پاس لے آئے ہیں۔ ابھی تک اِن بندوقوں کا امتحان نہیں کیا گیا ہے۔ کوئی بندوق نہ لی جاویگی جو کارآمد نہ ہوگی۔ ملک دین خیل اکثر اپنی بندوقیں لے آئے ہیں اور اُن شرطوں کو پورا کیا ہے جو اُن کے ذمہ تھیں ؛

کلکتہ فروری ۲۱- تازہ خبر ہے کہ ملک دین خیل نے ۹۶۰۰ روپیہ کا جرمانہ اور ۱۵۴ بندوقیں واپس کردی ہیں۔ گمان غالب ہے کہ اور بھی اِن کا نمونہ دیکھکر اپنی شرطوں کو پورا کرینگے ؛

لنڈن فروری ۲۱- اخبار ٹایمس کا پیکن کا کارسپانڈنٹ بیان کرتا ہے کہ چین راضی ہوگیا ہے کہ اندرونی دریاؤں پر غیر ملک کے اور چین کے جہاز چلائے جاویں اِن کی نسبت قواعد بنائے جاویں گے۔ اور ہونن میں بندرگاہ کھولنے کو بھی دو برس کے اندر اندر راضی ہوا ہے۔ چین نے انگلنڈ کو مطمعن کیا ہے کہ وہ وادی یانگٹزی کا کوئی حصہ بھی منتقل نہ کریگا ؛

لنڈن فروری ۲۱- انگلنڈ کے اخبارات یہہ سمجھ رہے ہیں کہ ویسٹ افریقہ میں معاملہ سنگین ہو رہا ہے اور اِس بات پر متفق ہیں کہ انگریزوں کا صبر اب حد درجہ تک پہنچ چکا ہے ؛

بمبئی فروری ۲۲- کل یہاں ۱۳۸ واردات اور ۱۶۶ اموات ہوئیں ؛

الہ آباد فروری ۲۱- گورنمنٹ انڈیا کے ملٹری ڈیپارٹمنٹ نے پنجاب گورنمنٹ سے امرتسر میں ایک موقعہ کی درخواست کی ہے جہاں

مضامین مفید المبتدین

کپڑے کے بیان میں

کپڑے جو آدمی پہنتے ہیں کئی چیزوں سے بنتے ہیں۔ بعضے سن سے بعضے روئی سے اور بعضے اُون و ریشم سے۔ سن اور روئی زمین سے پیدا ہوتے ہیں اور اُون و ریشم جانوروں سے حاصل ہوتے ہیں۔ جب سن طیار ہوتا ہے تو اُس کو جڑ سے اُکھاڑ کر سوکھنے کے لئے پھیلا دیتے ہیں۔ جب یہہ سوکھ جاتے ہیں تو اُن کو خوب صاف کر کے کاٹ ڈالتے ہیں اور اسی کتے ہوئے سوت سے کپڑا بناتے ہیں۔ روئی بھی درخت سے پیدا ہوتی ہے بیج چھلکے کے اندر ہوتا ہے اور اسی چھلکے کے اُوپر روئی نکلتی ہے۔ لوگ اس روئی کو بڑی خبرداری سے جمع کر لیتے ہیں اور اُس کو دھو کے اور اوٹ کے کات ڈالتے ہیں اور یہہ تاگا کپڑا بنانے اور سینے کے بڑے کام آتا ہے۔ جن ملکوں میں روئی پیدا ہوتی ہے وہاں کے آدمی روئی کی بدولت بڑے بڑے مالدار ہو جاتے ہیں ؛

اُون بھیڑ کے روئیں سے بنتی ہے۔ گرمی میں جب بھیڑیں اُس کی گرمی کو برداشت نہیں کر سکتیں تو لوگ اُن کے روئیں کتر لیتے ہیں اور اُن کو کات کوت کے جولاہہ گرم کپڑا بناتا ہے جو ہم کو سردی سے بچاتے ہیں ؛

ریشم کیڑے سے پیدا ہوتا ہے۔ کیڑے ریشم کے چھوٹے چھوٹے گوے کات کے طیار کرتے ہیں اور لوگ اُن کو صاف کر کے اور پھر کات کے ریشمی کپڑے اور مخمل و فیتے وغیرہ بناتے ہیں۔ اگلے وقتوں میں ریشمی کپڑا ایسا مہنگا بکتا تھا کہ سوا بادشاہوں اور بڑے بڑے دولتمندوں کے کوئی اُس کو پہن نہ سکتا تھا۔ اور بھی بہت سی پہننے کی چیزیں جانوروں سے ہم کو ملتی ہیں مثلاً گائے بیل اور بچھڑوں کے چمڑے سے جوتی بنتی اور ہلوان کے چمڑے سے دستانے جنگلی جانوروں سے سمور نکلتا ہے۔ جو جاڑے میں بڑی گرمی پیدا کرتا ہے۔ خدا نے یہہ ساری چیزیں ہمارے فایدے کے لئے بنائی ہیں سو ہم کو اُس کا بڑا شکر گذار ہونا چاہئیے

درختوں کے بیان میں

اس دنیا میں بہت قسم کے درخت ہوتے ہیں اور اُن سے ہم کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ بعض بعض درخت دیکھنے میں بڑے خوبصورت ہوتے ہیں اور اُن کے سائے سے بڑا آرام ملتا ہے کسی کسی درخت سے دوا نکلتی ہے اور کسی میں کھانے کے لئے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کی لکڑی سے ہم۔ میز۔ چوکی۔ جہاز وغیرہ بناتے ہیں جو ہمارے لئے بہت ضرور ہیں اور اُسی سے کھانے بھی پکاتے ہیں۔ پھل بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں جیسے آنب۔ ناشپاتی۔ امرود۔ نارنگی۔ سیب۔ شریفہ۔ انگور۔ اخروٹ وغیرہ جو کھانے میں بہت میٹھے معلوم ہوتے ہیں۔ پھول بھی طرح طرح کے ہوتے ہیں جو دیکھنے میں اچھے لگتے ہیں جیسے گلاب۔ چنبیلی۔ بیلا۔ سیوتی۔ کنٹکی۔ گیندا۔ گلہزارا۔ جوہی۔ سورج مکھی۔ کنول اور سوسن وغیرہ ؛

میں تم کو بتاؤنگی کہ تم کو درخت سے حاضری کس طرح مل سکتی ہے۔ ایک قسم کا درخت دکھنی سمندر کے ٹاپوؤں میں ہوتا ہے جس کو روٹی پھل کہتے ہیں اور اس کا پھل روٹی کی مانند ہوتا ہے۔ پھر حبش کے ملک میں ایک درخت ہوتا ہے جس کو مکھن کا درخت کہتے ہیں اور اُس سے ایک چیز مکھن کی مانند نکلتی ہے۔ پھر دکھنی امریکہ میں ایک طرح کا درخت ہے جسے گائے پیڑ کہتے ہیں اور اُس میں سے ایک طرح کا دودھ پیدا ہوتا ہے۔ چائے کا درخت چین میں پیدا ہوتا ہے اور قہوہ لنکا کے ٹاپو میں اور اور ملکوں میں درخت سے پیدا ہوتا ہے۔ بہت سے ملکوں میں پونڈے او گنے پیدا ہوتے ہیں جن سے مصری۔ چینی۔ شکر اور گڑ وغیرہ بنتے ہیں۔ ناریل کے چھلکے سے برتن۔ چٹائے اور رکابیاں بن سکتی ہیں۔ نیز کی چادر ایک طرح کے درخت سے بنتی ہے جس کو چادر کا درخت کہتے ہیں اس لئے کہ اُس کی چھال پتلے چوڑے تختوں کی طرح پر نکلتی ہے جس سے یہہ چادریں بنتی ہیں۔ ان چیزوں میں ایک ہی قباحت ہے کہ وہ سب ایک جگہہ میں نہیں مل سکتیں پر دور دور ملکوں میں ہوتی ہیں ؛

اور بھی بہت سے عجیب طرح کے درخت ہوتے ہیں جیسے لیس کی چھال کا درخت اور اس کا یہہ نام اس لئے پڑا ہے کہ اُس کی چھال لیس کی مانند ہوتی ہے۔ ایک طرح کا ایسا درخت ہے جس میں سے چربی نکلتی ہے اور اُس سے بتیاں بن سکتی ہیں۔ بوتل کا کاگ بھی ایک درخت ہے۔ ایک قسم کا درخت ہے جس کو توپ کا درخت کہتے ہیں اس لئے کہ اُس میں توپ کے گولے کی مانند پھل نکلتا ہے جو رات کو پھٹ جاتا اور توپ کی طرح آواز دیتا ہے۔ ایک درخت ہے جس میں سے ایک قسم کا رنگ کپڑا رنگنے کے لئے نکلتا ہے۔ تاڑ کے درخت سے بہت سے فائدے نکلتے ہیں۔ اس کا پھل کھایا جاتا ہے اُس کا عرق پیا جاتا ہے اور اُس کے پھل کے چھلکے سے رسیاں بنتی ہیں۔ دکھنی ہندوستان کے لوگ اُسی پر اپنی گذران کرتے ہیں۔ پھر درختوں سے یہہ بھی فایدہ ہے کہ کوئلا جو زمین سے نکلتا ہے وہ بھی درختوں ہی سے بنتا ہے۔ ہم یہہ نہیں کہہ سکتے کہ یہہ کیونکر ہوتا ہے لیکن عالموں کا یہہ گمان ہے کہ جتنا کوئلا زمین کے اندر سے نکلتا ہے یہہ سب درخت کسی زمانہ میں زمین کے اُوپر تھے پر کسی نہ کسی حکمت سے وہ زمین کے نیچے دب گئے اور اُن میں بہت کچھ تبدیل آگئی جس کے باعث سے وہ پتھر لگئے۔ اس کوئلے سے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں۔ دھوئیں کے جہاز اور ریل کی گاڑی دونوں اسی کوئلے کی آنچ کی بھاپھ کے زور سے چلائے جاتے ہیں۔ جتنے لڑکے کہ اس مضمون کو پڑھیں اُن کو چاہئے کہ جن جگہوں کا اس میں ذکر ہوا نقشے میں ڈھونڈھ کے دیکھیں اور خدا کی مہربانی پر نگاہ کریں کہ اُسنے کیسی کیسی چیزیں انسان کے فایدہ کے لئے بنائی ہیں ؛

"ایسی حالت میں ظاہر ہو کہ اُن کے دل صرف برائے چندے ایک شخص سے مانوس رہیں گے اور جب ایک سے دل بھر گیا یا بولی کھوسیر ہی نہ ہوئی" (اخلاق بھی آپ ہی پر ختم ہو۔ آزادی قلم اسی کا نام ہو) "تو بس اُسی وقت بگاڑ کھاتہ ہو گیا"۔ راقم نے جنٹلمینوں کو بھی سوکھا جانے نہیں دیا ہو۔ چنانچہ کہتا ہو کہ شادی کے کچھ عرصہ بعد جب اُنکا دل نہیں ملتا تو جھٹ میم صاحبہ پر کوئی جھوٹا سچا الزام دھر کے یا کچھ معاوضہ دیکر راضی سے اپنی منکوحہ کو چھوڑ بیٹھتے ہیں" (سچ تو یہہ ہو کہ نیلوں کو سب کچھ نیلا ہی نظر آتا ہی) آگے چلکر سچ کو الوداع کہہ کر بالکل لغو اور جھوٹ کا آسرا ڈھونڈھتا ہو۔ "درحقیقت اُن مہذب لوگوں کی شادی نکاح کے معنے میں نہیں لاسکتے۔ البتہ یہہ کہہ سکتے ہیں کہ یہہ چند روزہ باہمی تعلق ہو جیساکہ ہندوستان میں اکثر امیر لوگ بازاری مستورات کے ساتھ پیدا کرلیتے ہیں"۔ شاید آپ ازالہ حیثیت کے دعوے سے ناواقف ہیں۔ شاید مسودہ قانون بغاوت کے متعلق جو رائے پیش ہو اُن کا اثر راقم مضمون پر نہیں پڑا ہو۔ ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں کہ با ایں عقل و دانش بباید گریست ؛

شعر و سخن

پروا شب دیجور میں کیا ہم کو گجر کی
کافی ہو مسافر کو صدا مرغ سحر کی۔
رہتی ہو تیری روح کہاں اور ہو کیا چیز
کیا بندہ ہو غافل کہ خبر تک نہیں گھر کی
دنیا کے لئے دولتِ دیں کرتا ہو برباد
افسوس خبر تجھ کو نہیں سود و ضرر کی
ابنِ ہوس جوں صبح تیری ابر بجے شب تک
اب تک بھی خبر تجھ کو نہیں شام و سحر کی

ہر حال میں ہر فصل کا ہر دم ہو وہ ناظر
حاجت نہیں اِس روحِ مقدس کو خبر کی
بیدار ہو ہشیار ہو سوئے گا کہاں تک
سر پر تیری آ پہنچی گھڑی وقتِ سحر کی
آنکھوں میں تصور نے بھرا موت کا نقشہ
جب آئی میرے کان میں آواز گجر کی
روتا ہو اسی غم میں پڑا بندۂ عاجز
افسوس کہ غفلت میں سدا عمر بسر کی

بـــــنـــــدہ

سلواڈور گبریل عاجز

بپتسمہ

راولپنڈی اسی مہینے میں گیارہ آدمیوں نے بدست پادری گرسنڈ اہل صاحب اصطباغ حاصل کیا۔ پانچ جن میں محمدی روح تھی عیسائی روح سے تبدیل کئے گئے۔ ایک ہندو۔ اور پانچ غریب روحیں اِن نو مرید عیسائیوں کے لئے مسیحی ناظرین دعا کریں۔ نامہ نگار۔

چھاونی راولپنڈی جناب وِنٹر صاحب فوٹوگرافر کے احاطہ میں ۱۹ فروری سنہ ۱۸۹۸ع کو ۱۵ چور پچھیسے سینہ زور ۳ بجے رات کے گھس آئے اور تمام احاطہ کے ملازمان کے دروازہ سوائے دو آدمیوں کے باہر سے بند کر دئے۔ اور چوکیدار کی مشکیں باندھکر اندر اُس کے گھر میں ڈالدیا اور اُن دو آدمیوں کو لوٹ گھسوٹ کرنے لگے۔ بس جب نہایت زخمی ہو گئے۔ تو چھوڑ چھاڑ بھاگ گئے۔ میری رائے میں وہ زیادہ اس وجہ سے بھی فرار ہوئے۔ کہ اگر فوٹوگرافر صاحب جاگ اُٹھے اور ہمارے فوٹو کھچ گئی۔ تو بس ہم دھرے گئے۔ پولیس کو ہماری تفتیش کی زیادہ تکلیف بھی نہ ہوگی اور ہم گرفتہ چھاؤنگے۔ بھائی ظالمو تمہاری تصویر تو کھچ گئی اور اُس کی تو کاپی بھی بن گئی اب کہاں بھاگوگے۔ وہ ایک دن تم کو حقیقی وارنٹ بھیجکر ضرور گرفتار کرے گا۔ جس کا نام سچا فوٹوگرافر ہو۔ جو ہمیشہ تک یکساں ہو۔ اُس کا نام حی القیوم خداوند تعالیٰ ہو۔ سرحدی نامہ نگار۔

اشتہار

تین تین روپے کی تین سکالرشپیں کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ میں اُن عیسائی طالب علموں کو دی جاوینگی جنہوں نے مڈل کا امتحان پاس کیا ہو ؛

المشتہر۔ پرنسپل بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کرنیکے لئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانیکی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور سے خط و کتابت کرو ؛

دستور العمل اخبار نور افشاں ؛

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ . . . . . . [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ . . . . . . [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ . . . . . . [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . . . . . [illegible]
قیمت دو کاپیوں یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام ہر فی کاپی معہ ضمیمہ . . . . . . [illegible]
بغیر ضمیمہ . . . . [illegible]

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب اڈیٹر و مینجر نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس۔ لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی۔ کے اہتمام سے چھپا۔